Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۷۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۹۵ھ ۔ ۱۰ وفا ۱۳۵۴ ہش ۔ ۱۰ جولائی ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۵۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۰ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

کل حضور کو کچھ ضعف رہا

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ تمام مہماتِ دینیہ میں غیر معمولی کامیابی اور برکت دے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۱۰ وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

سر اور کمر میں درد کی تکلیف ہے

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

الٰہی منشاء کے ماتحت غلبۂ اسلام کی خاطر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ "صد سالہ احمدیہ جوبلی سکیم" کے فنڈز کو مضبوط کر کے آپ اس عظیم سکیم کو مضبوط بنا سکتے ہیں۔ پس اپنے وعدوں کے مطابق مرحلہ وار ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو احسن جزاء دے۔ آمین

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

لجنات کیلئے ضروری اعلان

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۷۵ء کے موقع پر لجنات کی مجلس شوریٰ بھی منعقد ہوگی اس کے لئے ایجنڈا تیار کیا جاتا ہے۔ تمام لجنات اپنی اپنی جگہ اجلاس کر کے لجنہ کی تنظیم کو بہتر بنانے کے لئے تجاویز سوچیں اور اپنی تجاویز شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے ۱۵ اگست ۱۹۷۵ء سے پہلے پہلے مرکز میں بھجوا دیں۔ یہ بہت ضروری ہے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

حضور ایدہ اللہ سے ملاقات تا اطلاع ثانی بند رہے گی

احبابِ جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کمزوریٔ طبع کے باعث تا اطلاع ثانی حضور سے ملاقات بند رہے گی۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کلمہ طیبہ میں قرآن کریم کی ساری تعلیم کا خلاصہ بیان کر دیا گیا ہے

اس کا مفہوم یہ ہے کہ خدا کو ہر چیز پر مقدم کئے بغیر نجات حاصل نہیں ہو سکتی

"تمہیں صرف اتنے پر خوش نہیں ہونا چاہیئے کہ ہم مسلمان کہلاتے ہیں اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے قائل ہیں قرآن شریف کے پڑھنے والے اس بات کو بخوبی جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ صرف زبان پر راضی نہیں ہوتا قرآن شریف میں یہودیوں کے قصے درج ہیں ان پر خدا تعالیٰ کے بڑے بڑے فضل پہلے ہوئے لیکن جب ان پر ایسا زمانہ آیا کہ ان کی باتیں صرف زبان تک محدود رہ گئیں اور ان کے دل دغا اور خیانت اور خیالاتِ بد سے پُر ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے طرح طرح کے عذاب ان پر وارد کئے یہاں تک کہ ان میں سے بعض کو بندر اور سؤر لکھا گیا ہے حالانکہ توریت اور زبور ان کے پاس تھی اور وہ اس پر اپنا ایمان ظاہر کرتے تھے اور سارے نبیوں کو مانتے تھے لیکن خدا نے ان کو پسند نہ کیا کیونکہ ان کی باتیں صرف زبان پر تھیں ان کے دلوں میں کچھ نہ تھا"۔

"کلمہ کے معنے کی طرف غور کرو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ انسان زبان سے اقرار کرتا ہے اور دل سے تصدیق کرتا ہے کہ میرا معبود بجز خدا کے اور کوئی نہیں۔ اِلٰہ ایک عربی لفظ ہے اور اس کے معنے معبود اور محبوب اور اصل مقصود کے ہیں۔ یہ کلمہ قرآن شریف کا خلاصہ ہے جو مسلمانوں کو سکھایا گیا ہے۔ اکثر لمبی کتابوں کا یاد کرنا ہر ایک کے واسطے مشکل ہے اور اللہ تعالیٰ علیم ہے اس نے ایک مختصر سا کلمہ سنا دیا ہے اسکے معنے یہ ہیں کہ جبتک خدا کو مقدم نہ کیا جاوے جبتک خدا کو معبود نہ بنایا جائے جبتک خدا کو مقصود نہ ٹھہرایا جائے انسان کو نجات حاصل نہیں ہو سکتی... خدا تعالیٰ الفاظ سے تعلق نہیں رکھتا وہ دلوں سے تعلق رکھتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ درحقیقت اس کلمہ کے مفہوم کو اپنے دل میں داخل کر لیتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی عظمت پورے رنگ کے ساتھ انکے دلوں میں بیٹھ جاتی ہے وہ جنت میں داخل ہو جاتے ہیں جب کوئی شخص سچے طور پر کلمہ کا قائل ہو جاتا ہے تو بجز خدا کے اور کوئی اس کا پیارا نہیں رہتا بجز خدا کے کوئی اس کا معبود نہیں رہتا اور بجز خدا کے کوئی اس کا مطلوب باقی نہیں رہتا"۔ (تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱-۵)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روز نامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ ؍ وفا ۱۳۵۴ ہش
۱۰ ؍ جولائی ۱۹۷۵ء

ہدائیت یابی کا اصل ذریعہ —— نشان نمائی

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس کی خلقت کے لحاظ سے ایک خاص جوہر عطاء کیا ہے جس کی مدد سے وہ اگر چاہے تو کھرے اور کھوٹے، نفع بخش اور مضرت رساں اور اسی طرح حق و باطل اور ہدایت وضلالت میں تمیز کر سکتا ہے اور اگر چاہے تو ضلالت سے بچ کر ہدایت کی راہ اختیار کر سکتا ہے۔ حق و باطل اور ہدایت و ضلالت میں امتیاز کرنے والا وہ جوہر یا خوبی اور وصف عقل کے نام سے موسوم ہے۔

ہر چند کہ عقل حق و باطل میں امتیاز کرنے کا ایک ذریعہ اور وسیلہ تو ہے لیکن یہ ایک ایسا ذریعہ اور وسیلہ نہیں ہے جسے حتمی اور یقینی قرار دیا جا سکے کیونکہ انسان بسا اوقات عقل سے صحیح طور پر کام نہ لینے کے نتیجہ میں حق سے گریزاں رہ کر باطل سے چمٹا رہتا ہے اور ہدایت سے مُنہ موڑ کر ضلالت کے اندھیروں میں بھٹکتے رہنے کو ہی سب سے بڑی سعادت سمجھتا ہے۔

اگر عقل حق و باطل اور ہدایت و ضلالت میں امتیاز کا یقینی، قطعی اور حتمی ذریعہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ کے مامورین کی کبھی مخالفت نہ ہوتی اور اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں یہ نہ فرماتا کہ يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۝ (یٰس آیت ۳۱) یعنی ہائے افسوس (ہلاکت کی طرف مائل) بندوں پر کہ جب بھی کبھی ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے وہ اس کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے جس میں اُس نے نہایت درجہ افسوس کا اظہار فرمایا ہے صاف عیاں ہے کہ عقل ہدایت اور ضلالت میں امتیاز کا قطعی اور یقینی وسیلہ نہیں ہے۔ اگر یہ قطعی اور یقینی وسیلہ ہوتی تو کسی بھی مامور من اللہ کی کبھی مخالفت نہ ہوتی اور لوگ عقل کی مدد سے ہدایت اور ضلالت میں امتیاز کر کے فوراً ہی مامورین الٰہی پر ایمان لے آتے۔ ایسے لوگوں نے عقل سے صحیح طور پر کام نہیں لیا بلکہ ان کی کج فہمی نے ہمیشہ ہی ان کو دھوکہ دیا اور وہ ان پر ایمان لانے کی بجائے ان کی مخالفت پر کمربستہ ہوتے رہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے بار بار قرآن مجید میں ایسے لوگوں کے متعلق فرمایا ہے ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُونَ ۝ (المائدہ آیت ۵۹) یعنی اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ عقل سے کام نہیں لیتے۔

چونکہ عقل ہدایت اور ضلالت میں امتیاز کا حتمی اور یقینی وسیلہ نہیں ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے حصولِ ہدایت کو عقل پر نہیں بلکہ اپنے فضل پر موقوف ٹھہرایا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے وَأَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۚ (الحدید آیت ۳۰) یعنی فضل اللہ کے ہاتھ میں ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ اور نزول فضل کی ایک عملی شکل کا ذکر کرتے ہوئے مزید فرمایا وَمَن يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۖ (بنی اسرائیل آیت ۹۸) یعنی جسے اللہ ہدایت دے وہی ہدایت پر ہوتا ہے۔ اور اللہ اوّلاً انہیں ہی ہدایت دیتا ہے جن میں بیج کے طور پر تقویٰ اور سعادت پہلے سے موجود ہو۔ اور ان میں حصول ہدایت کی تڑپ پائی جاتی ہو۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے شروع میں ہی فرمایا ہے کہ:-

ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ ۛ فِيهِ ۛ هُدًى
لِّلْمُتَّقِينَ ۝ (البقرہ آیت ۳)

ترجمہ:- یہی کامل کتاب ہے۔ اس امر میں کوئی شک نہیں
یہ متقیوں کو ہدایت دینے والی ہے۔

پھر اگر عقل کو بے قید اور آزاد چھوڑ دیا جائے اور الہام الٰہی کی روشنی اسے میسر نہ ہو تو عقل لوگوں سے مامورینِ الٰہی کا انکار ہی نہیں کراتی بلکہ انسان کو خود خدا تعالیٰ کے وجود کا منکر بنا کر اسے دہریہ بنا چھوڑتی ہے۔ مجرد عقل کی اِس بے بضاعتی کی وجہ سے ہی اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو محض عقل کی اندھی تقلید پر ہی نہیں رہنے دیا بلکہ ان کی رہنمائی کے لئے آسمانی ہدایت کے دروازے کو کھلا رکھا ہے۔ وہ اپنے قادرانہ تصرفات اور آسمانی نشانات کے ذریعہ اپنا چہرہ آپ دکھلاتا ہے اور اپنے وجود کا آپ ثبوت دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اِن قادرانہ تصرفات اور آسمانی نشانات کے ذریعہ اِس نور اور روشنی کا دُنیا میں انتشار ہوتا ہے جس سے عقل کو صحیح رہنمائی میسّر آتی ہے اور وہ صحیح خطوط پر سوچنے اور صحیح نتائج مرتب کرنے کے قابل ہوتی چلی جاتی ہے۔ اِس نور اور روشنی سے وہی فائدہ اُٹھاتے ہیں جن میں تقویٰ کے باطنی نور کی کوئی نہ کوئی رمق پہلے سے موجود ہوتی ہے اور فطری سعادت سے وہ کلیتہً محروم و بے نصیب نہیں ہوتے۔ چونکہ اسلام اللہ تعالیٰ کا کامل اور مکمل دین ہے اور قیامت تک رُونما ہونے والے جملہ بنی نوع انسان کی فلاح و نجاح اِس پر عمل کے ساتھ وابستہ ہے اِس لئے یہی ایک مذہب ہے جس میں نشان نمائی اور عقل کی حقیقی رہنمائی کا سلسلہ جاری و ساری ہے۔ اور یہی وہ حقیقت ہے جس کا ثبوت دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اِس آخری زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رُوحانی فرزندِ جلیل سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ آپ نے جہاں ایک طرف مجرد عقل کی بے بضاعتی و بے چارگی اور گمراہی کو واضح کر کے ہدایت یابی کے لئے آسمانی روشنی اور نشان نمائی کی اہمیت کو واضح فرمایا وہاں ساتھ ہی اِس امر کو شدّ و مد کے ساتھ پیش فرمایا کہ رُوئے زمین پر ایک ہی زندہ مذہب ہے جو تازہ بتازہ آسمانی نشانوں کے ذریعہ ہر زمانہ میں اپنی زندگی کا ثبوت دیتا چلا آرہا ہے اور وہ ہے اسلام۔ اور اِس زمانہ میں جو ہدایت اور ضلالت کے درمیان آخری جنگ کے لئے مخصوص ہے اسلام کی زندگی کا ثبوت دینے اور نوعِ انسان کو مجرّد عقل کی پھیلائی ہوئی گمراہیوں سے نجات دینے کے لئے خدا تعالیٰ نے آپؑ کو آپ کے آقا و مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند کی حیثیت سے مبعوث فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ نے ایک دنیا کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

"میں اِس جگہ کچھ گزشتہ قصوں کو بیان نہیں کرتا بلکہ میں وہی باتیں کرتا ہوں جن کا مجھے ذاتی علم ہے۔ میں نے قرآن شریف میں ایک زبردست طاقت پائی ہے، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ایک عجیب خاصیت دیکھی ہے جو کسی مذہب میں وہ خاصیت اور طاقت نہیں اور وہ یہ کہ سچا پیرو اس کا مقامات ولایت تک پہنچ جاتا ہے۔ خدا نہ صرف اس کو اپنے قول سے مشرف کرتا ہے بلکہ اپنے فعل سے اس کو دکھلاتا ہے کہ میں وہی خدا ہوں جس نے زمین و آسمان پیدا کیا، تب اس کا ایمان بلندی میں دُور دُور کے ستاروں سے بھی آگے گزر جاتا ہے۔ چنانچہ میں اِس امر میں صاحبِ مشاہدہ ہوں۔ خدا مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے اور ایک لاکھ سے بھی زیادہ میرے ہاتھ پر اُس نے نشان دکھلائے ہیں۔ سو اگرچہ میں دُنیا کے تمام نبیوں کا ادب کرتا ہوں اور ان کی کتابوں کا بھی ادب کرتا ہوں مگر زندہ دین صرف **اسلام** کو ہی مانتا ہوں کیونکہ اس کے ذریعہ سے میرے پر خدا ظاہر ہوا۔ . . . . میرے نزدیک مذہب وہی ہے جو زندہ مذہب ہو اور زندہ اور تازہ قدرتوں کے نظارہ سے خدا کو دکھلاوے۔ ورنہ صرف دعوائے صحتِ مذہب ہیچ اور بلا دلیل ہے۔"

(مضمون جلسہ لاہور صفحہ ۶ منسلکہ چشمۂ معرفت)

حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آنے سے صداقتِ اسلام کے اظہار اور دنیا کی ہدایت یابی کے لئے نشان نمائی کا جو سلسلہ شروع ہوا تھا وہ مسلسل جاری ہے۔ چنانچہ آپ کی پیش خبریوں کے بموجب آئے دن مسلسل نشان ظاہر ہوتے چلے آرہے ہیں جن سے اسلام کی صداقت ظاہر ہوتی چلی آرہی ہے اور آپ کی قائم کردہ جماعت کے ذریعہ دنیا میں ہدایت یابی کی راہ ہموار ہوتی چلی آرہی ہے ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آٹھویں فضل عمر درس القرآن کلاس کے تفصیلی کوائف

(محترم ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن ربوہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آٹھویں فضل عمر درس القرآن کلاس ۵ احسان سے شروع ہوکر جولائی تک جاری رہنے کے بعد بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گئی ہے۔ الحمد للہ

کلاس کے کوائف مندرجہ ذیل ہیں

کلاس روزانہ مسجد مبارک میں صبح ساڑھے ۶ بجے سے لیکر گیارہ بجے تک جاری رہی تدریس کا نصاب قرآن کریم چوتھے پارے سے لیکر آخر سورۃ مائدہ تک مقرر تھا جو تین ہفتوں میں تین اساتذہ مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب مکرم مولانا محمد منور صاحب اور خاکسار نے پورا کیا۔ تدریس کے نصاب میں منتخب احادیث نبویہ کا مجموعہ انتخاب مقرر تھا۔ یہ انتخاب مکرم مولوی محمد انیس الرحمٰن صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ نے کیا تھا۔ حدیث کے نصاب کو مکرم مولانا محمد شریف صاحب فاضل اور مکرم ملک محمد عبد اللہ صاحب فاضل نے پورا فرمایا۔ کلام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب فتح اسلام اور کشتی نوح کا حصہ ہماری تعلیم درساً پڑھانے کے لئے مقرر تھی اس نصاب کا آدھا حصہ مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے پڑھایا دوسرا حصہ خاکسار اور مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب نے ختم کیا۔ کلام کے نصاب میں طلباء کے پڑھنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبات دربارہ تعمیر کعبہ اور مقام محمدیت بطور امدادی کتب شامل تھے جو طلباء کو خود مطالعہ کے لئے دی گئیں۔ مضمون تاریخ میں سنہ ۱۹۰۱ء سے لے کر سنہ ۱۹۰۸ء تک کے واقعات سلسلہ مقرر تھے پہلا عشرہ مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد پڑھاتے رہے اور دوسرے عشرہ میں مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی نے نصاب کو مکمل کیا۔ عربی اسباق میں مطبوعہ کتاب کا نصف حصہ مکرم شیخ نور احمد صاحب مبشر مربی سلسلہ نے پڑھایا اور باقی نصف مکرم مولوی قریشی نور الحق صاحب تنویر استاذ جامعہ نے مکمل کیا طلباء کی تقریری مشق مکرم مولوی حبیب اللہ صاحب احدی کے سپرد رہی جسے انہوں نے محنت سے سرانجام دیا اور بہت سے طلباء کو تقریر کرنے کا موقع ملا۔ جن کی تعداد ۱۴۷ تھی۔ علاوہ ازیں روزانہ مسجد مبارک میں بعد نماز مغرب ایک حدیث کا درس مکرم حکیم مولوی خورشید احمد صاحب شاد دیتے رہے۔ تدریس اور امتحان کے منتظم مولانا عبد المالک صاحب تھے ان کے متعدد نائبین تھے سب نے بہت محنت سے کام کیا۔ جزاھم اللہ خیراً۔

طلباء کی رہائش کا انتظام امسال ہوسٹل ناصرات ہوسٹل جامعہ احمدیہ میں کیا گیا تھا اس کی وجہ سے گرمی کی شدت کے باوجود طلباء کو کافی آرام پہنچا۔ طلباء کی رہائش کے انتظام کے لئے مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب سیال مقرر تھے۔ ان کے ساتھ متعدد نائبین بھی تھے۔ ان کے دوسرے عشرہ میں ان کے سندھ جانے کی وجہ یہ انتظام بھی مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب کے سپرد کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رہائش کا انتظام بھی اچھا رہا۔ مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب مولوی فاضل رات کو ہوسٹل میں ہی سوتے رہے۔ اور طلباء کی نگرانی کرتے رہے۔ مکرم مولوی نور الحق صاحب تنویر سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل اور دیگر معاونین کی وجہ سے سارا کام اچھی طرح ہو گیا۔ ہوسٹل میں آب رسانی کا اور صفائی کی ضرورتوں کی نگرانی کے لئے مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب ایم اے کو مقرر کیا گیا تھا یہ کام بھی بخیر و خوبی سرانجام ہوئی۔

طلباء مغرب کی نماز مسجد مبارک میں ادا کرتے رہے اور باقی چاروں نمازیں ہوسٹل جامعہ کے "مسجد حسن اقبال" میں ادا کرتے رہے۔ جہاں پر فجر کی نماز کے بعد ایک آیت کا درس دیا جاتا رہا اور عشاء کے بعد تلقین عمل کے پروگرام میں روزانہ سوال و جواب کا سلسلہ مجلس مذاکرہ کی صورت میں جاری رہا اور طلباء کے استفسارات کے جوابات دیئے گئے۔ جس میں متعدد علماء اور بزرگان سلسلہ نے حصہ لیا جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ عصر کی نماز کے بعد طلباء کیلئے ورزشی کھیلوں کا انتظام کیا گیا اور فجر کی نماز اور درس کے بعد ورزش کا بھی انتظام رہا۔

اس سال اس کلاس میں ۱۵۸ جماعتوں کی طرف سے ۳۸۵ طلباء شریک ہوئے اور طالبات مختلف ۶۲ مقامات سے درس میں شامل ہوئیں جن کی تعداد بالعموم ۵۰ رہی گویا شامل ہونیوالے طلباء و طالبات ۴۳۵ تھی۔ بعض طلباء کو بیماریوں اور بعض مجبوریوں کی بناء پر واپس جانا پڑا اور وہ امتحان میں شریک نہ ہو سکے ۲۲۵ طالبات امتحان میں شریک ہوئیں اور ۳۰۸ طلباء نے امتحان دیا۔ امتحان کے نتائج جلد ہی اخبار الفضل میں شائع کر دئے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔ طلباء کے لئے دیگر علمی تقریبوں کے علاوہ ۲۲ جون کی رات کو ہوسٹل میں اکناف عالم میں اشاعت اسلام کے مناظر سلائیڈز کے ذریعہ دکھائے گئے۔ اس کے لئے مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب مستحق شکریہ ہیں طالبات کی رہائش اور ان کی نگرانی کا مکمل انتظام حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سپرد رہا۔ اس انتظام میں بہت سی محترمہ خواتین نے ان کا ہاتھ بٹایا۔ طالبات کو کھانا کھلانے کا انتظام بھی انہی کے زیر انتظام ہوتا رہا۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء۔

طلباء اور طالبات کے کھانے کا انتظام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دار الضیافت کی طرف سے نہایت اچھے رنگ میں کیا گیا۔ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب ناظر ضیافت اور ان کے ملازمین معاونین کے زیر انتظام طلباء کو بروقت اور مناسب کھانا مہیا کیا جاتا رہا طالبات کے لئے لجنہ اماء اللہ کے ہال میں کھانا بھجوایا جاتا رہا۔ ۳ جولائی کی شام کو دار الضیافت کی طرف سے طلباء اور طالبات کے لئے الوداعی دعوت کا انتظام کیا گیا۔ طلباء کو دار الضیافت میں نہایت قرینہ سے بٹھا کر کھانا کھلایا گیا۔ اس الوداعی تقریب میں جملہ منتظمین اور اساتذہ کرام کو بھی مدعو کیا گیا۔ کھانے کے بعد خاکسار نے اجتماعی دعا کرائی۔

مقررہ دروس کے علاوہ علمی و تربیتی تقاریر کا انتظام بھی کیا گیا۔ روزانہ چالیس منٹ تک کسی اہم موضوع پر ایک عالم سلسلہ تقریر کرتے اور طلباء کو نوٹ لکھواتے تھے۔

تدریس کے دوران مسجد مبارک میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام بھی بالعموم اچھا رہا اور ٹھنڈے پانی کا انتظام بھی خوشکن تھا جس کے لئے مکرم مولوی بشیر احمد صاحب سیال بڑی محنت سے انتظام کرتے رہے۔

مجلس انتظامیہ کی طرف سے بیمار طلباء کے علاج کے لئے ایک طبی شعبہ قائم کیا گیا تھا جس کے انچارج مکرم حکیم نذیر احمد صاحب ساجد پرنسپل طبیہ کالج تھے انہوں نے بیمار بچوں اور بچیوں کو ادویہ دیں سارے عرصہ میں قریباً دو صد مریضوں کا علاج کیا گیا۔

طلباء کی آمد کے موقع پر ان کا استقبال کرنے اور ان کے ناموں کی باقاعدہ رجسٹریشن کے لئے شعبہ استقبال و الوداع مقرر کیا گیا تھا۔ جس میں مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ اور ان کے ساتھی مکرم مبارک احمد صاحب نے اچھا کام کیا۔

جو مطبوعات اس سال فضل عمر درس القرآن کلاس کے لئے نظارت اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن کی طرف سے طبع ہوتی ہیں ان کا اور ایسا ہی پرچہ جات کی طباعت کا انتظام مکرم سید عبد الحی صاحب ایم اے کرتے رہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ کارکنوں کو جنہوں نے کسی پہلو سے بھی اس کلاس کے کام میں حصہ لیا ہے جزائے خیر عطا

فرمائے۔ اور ان کی خدمت کو قبول فرمائے۔ آمین۔

طلباء کے امتحان کے لئے تین معیار مقرر کئے گئے تھے اور اس کے مطابق پرچہ مرتب کیا گیا۔ معیار اول میں بی اے اور ایم اے کے طلباء شامل تھے اور معیار دوم میں ایف اے اور میٹرک کے طالبعلم تھے اور تیسرا معیار ان کے علاوہ باقی طلباء کے لئے تھا۔

۱۵ر جون کو اس کلاس کا آغاز ہوا ہماری پر زور خواہش تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس کلاس کا افتتاح فرمائیں حضور بھی یہ چاہتے تھے۔ مگر حضور کی علالت کے باعث یہ صورت پیدا نہ ہو سکی۔ حضور کے ارشاد پر خاکسار نے اجتماعی دعا اور مختصر نصائح کے ساتھ اس کلاس کا افتتاح کیا۔ دوران کلاس بھی طلباء کی طرف سے بار بار اس خواہش کا اظہار کیا گیا اور دعائیں کی گئیں کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کسی موقع پر کلاس میں تشریف لا کر اپنے خطاب سے نوازیں۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ آخری روز ۵ جولائی کو ساڑھے نو بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد مبارک میں تشریف لائے اور قریباً ایک گھنٹہ تک طلباء کے درمیان تشریف فرما رہے اور حضور نے ایک ایمان افروز تقریر فرمائی اور پھر سب طلباء اور حاضرین سمیت پر سوز دعا فرمائی۔ اس سے ایک روز قبل حضور نے طالبات سے بھی خطاب فرمایا اور نہایت قیمتی نصائح فرمائی تھیں۔

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال بھی یہ کلاس بخیر و خوبی ختم ہوئی۔ اور طلباء و طالبات خیریت سے اپنے اپنے گھروں میں تشریف لے گئے۔

الحمد للہ رب العالمین

جزائر فیجی میں یوم خلافت کے موقعہ پر جلسے

مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مبلغ انچارج جزائر فیجی

جزائر فیجی میں اس سال یوم خلافت یکم جون بروز اتوار منایا گیا۔ ۲۷ جون کو چونکہ جمعرات کا دن تھا اور اس دن تعطیل نہیں تھی اس لئے ہم نے یہ مبارک تقریب یکم جون کو اتوار کے روز منانے کا فیصلہ کیا۔ جملہ جماعتوں کو بذریعہ خطوط اس کی اطلاع کر دی گئی۔ روزنامہ "فیجی ٹائمز" میں بھی اعلان کروایا گیا۔ ریڈیو فیجی نے دو دفعہ الگ الگ تاریخوں میں اس اعلان کو نشر کیا اس دفعہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کی تقریر بعنوان "خلافت کی حقیقت و اہمیت اور اس کے فیوض و برکات" کے موضوع پر ریڈیو فیجی سے نشر کی گئی۔

صوا مرکز میں یوم خلافت کی بابرکت تقریب اتوار کے دن یکم جون کو ۱۱ بجے دن سے ۲ بجے دن تک منائی گئی۔ جس کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت سے کیا گیا جو دو دوستوں مکرم محمد اسمعیل بیٹر صاحب اور مکرم محمد حنیف کویا صاحب نے یکے بعد دیگرے کی۔ مکرم محمد یٰسین صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام

نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے
پر ہے یہ شرط کہ ضائع میرا پیغام نہ ہو

خوش الحانی سے پڑھا۔ اس کے بعد خاکسار نے یوم خلافت کا پس منظر اور جلسہ کی غرض و غایت بیان کی بعد ازاں مکرم مولوی عبدالقدوس یسین صاحب نے تقریر کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد حضرت مولانا نورالدین صاحب رضی کے متفقہ طور پر خلیفہ منتخب ہونے اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے بارے میں حالات پڑھ کر سنائے۔

آپ کے بعد مکرم لطیف مقبول صاحب نے تقریر کی اور خلافت کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی تقاریر پڑھ کر سنائیں۔ ان کے بعد مکرم شمس الدین صاحب نے تقریر کی اور آیت استخلاف پڑھ کر اس سے ثابت کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد بھی خلافت کا قیام ضروری تھا اور اس آیت سے بڑی وضاحت سے اس امر پر روشنی پڑتی ہے۔

آخر میں خاکسار نے تقریر کی۔ اور قرآن کریم سے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے ثابت کیا کہ حضرت اقدس علیہ السلام کے بعد خلافت کا قیام ضروری تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص نصرت کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت یافتہ اور قائم کردہ جماعت کو بالاتفاق اسی رستہ پر گامزن بھی کر دیا۔ اور انہوں نے بغیر کسی تحقیق سے اختلاف کے حضرت مولانا نورالدین صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خلیفہ منتخب کر کے آپ کے ہاتھ پر اطاعت اور کامل فرمانبرداری کی بیعت کی۔ اس کے بعد خاکسار نے تفصیل سے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے کارناموں اور شاندار کامیابیوں پر روشنی ڈالی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے شاندار مقاصد اور مجاہدانہ کامیابیوں کو بھی بیان کیا۔ اور خلافت کی برکات کا تذکرہ کیا۔

آخر میں خاکسار نے حاضرین سمیت اجتماعی دعا کی اور یہ مبارک تقریب برخواست ہوئی اور اس جلسہ میں احباب دور دور سے تشریف لائے۔ اور مرد، عورتیں، بچے اور جوان سب ہی جلسہ میں شامل ہوئے۔ غیر از جماعت افراد نے بھی شرکت کی جلسہ کے اختتام پر حاضرین نے کھانا تناول فرمایا۔ پھر نمازیں ظہر و عصر باجماعت پڑھی گئیں اور احباب گھروں کے لئے روانہ ہو گئے۔

ویسٹرن سائیڈ کے لٹوکا شہر میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ اور وینوا لیوو جزیرہ کی تین جماعتوں (۱) لباسہ شہر (۲) بلوما (۳) نصروانگا میں بھی جلسے منعقد کئے گئے اور خلافت احمدیہ کی برکات پر روشنی ڈالی گئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت کی برکات سے متمتع فرمائے۔ آمین۔

احمدی نوجوان اشاعت اسلام کیلئے اپنی زندگیوں کو وقف کریں

سیدنا حضرت مصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"اگر تم چاہتے ہو کہ تم خدا تعالیٰ کی برکت حاصل کرو تو آؤ دین کے کام میں لگ جاؤ اور اشاعت اسلام کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کر دو۔۔ ۔۔۔ اور یہ مت خیال کرو کہ اگر تم دین کے لئے اپنا مال خرچ کرو گے۔ دین کے لئے اپنی جانیں قربان کرو گے اور دین کے لئے اپنا وقت دو گے تو تمہیں اس سے نقصان ہو گا۔ بلکہ یاد رکھو اللہ خیر الرازقین ہے۔ جب اس طرح مال خرچ کرو گے تو خدا تعالیٰ تمہیں دنیا کا بادشاہ بنا دے گا دولت تمہارے قدموں میں آئے گی۔ اور یہ چھوٹی چھوٹی قربانیاں تمہیں بالکل حقیر اور ذلیل نظر آنے لگیں گی!"

(الفضل ۲۹ مارچ ۱۹۳۵ء)

جو نوجوان اپنی زندگی خدمت اسلام کے لئے وقف کرنا چاہتے ہیں۔ دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو ان شاء اللہ العزیز ۱۶ اگست بروز ہفتہ ۸ بجے صبح ہو گا

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

صدقہ ردّ بلا کا موجب ہوتا ہے

حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ صدقہ رد بلا کا موجب ہوتا ہے۔ اس لئے اکثر مخلصین صدقہ دیتے وقت مساجد فنڈ کو پیش نظر رکھتے ہیں جو کہ صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے۔ چنانچہ ایسے ہی نیک جذبہ کے تحت مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب پٹواری قلعہ صوبا سنگھ نے خانہ خدا کے لئے مبلغ ایک سو روپیہ ارسال فرمایا ہے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔

قارئین کرام کی خدمت میں ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدّام جولائی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "آسمانی فیصلہ" کا مطالعہ کریں۔ (مہتمم تعلیم)

وصایا

(۲)

مسل نمبر ۲۲۱۳۱

میں عبدالکریم ولد احمد دین صاحب مرحوم قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸-۵-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک مکان نیم پختہ مالیتی -/۴۰۰۰ واقع دوالمیال۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ عبدالکریم دوالمیال ضلع جہلم۔

گواہ شد۔ حاجی عبدالغنی ولد محمد خان صاحب دوالمیال ضلع جہلم۔

گواہ شد۔ داؤد احمد ولد نور محمد صاحب وصیت نمبر ۱۹۱۹۸ - دوالمیال ضلع جہلم۔

مسل نمبر ۲۲۱۳۲

میں چوہدری محمد ابراہیم ولد چوہدری گوہر دین صاحب قوم راجپوت عمر ۷۲ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور چھاؤنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۵-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ نقد مبلغ -/۳۵۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ از بچگان ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد ابراہیم ۷/۱ علاؤ الدین روڈ لاہور چھاؤنی۔

گواہ شد۔ چوہدری محمد عثمان (پسر موصی) لاہور چھاؤنی۔

گواہ شد۔ عبدالرحمن وصیت ۲۴۰۳ - 41/6 غازی روڈ۔ لاہور چھاؤنی۔

مسل نمبر ۲۲۱۳۳

میں منشی سردار محمد ولد امام الدین صاحب قوم آرائیں پیشہ تجارت عمر ۸۰ سال پیدائشی احمدی ساکن فورٹ عباس ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹-۵-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ منشی سردار محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ فورٹ عباس ضلع بہاولنگر۔

گواہ شد۔ سید رفیق شاہ قائد خدام الاحمدیہ چک 268/H-R

گواہ شد۔ چوہدری محمد شفیع پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک 225/9-R ضلع بہاولنگر

مسل نمبر ۲۲۱۳۴

میں عبدالجبار زاہد ولد عبدالغفار شاکر صاحب قوم آرائیں پیشہ فوٹوگرافی عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳-۴-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت -/۵۰ روپیہ بطور جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ عبدالجبار زاہد معرفت میموریل فوٹو سروس، گولبازار ربوہ۔

گواہ شد۔ لطیف احمد ولد طفیل محمد صاحب ۴۰/۱ دارالیمن شرقی ربوہ۔

گواہ شد۔ عبدالباری شاہد ولد عبدالغفار شاکر صاحب محلہ دارالصدر شرقی ربوہ۔

(باقی)

دعائے مغفرت

میرے تایا جان چوہدری نواب الدین صاحب یکم جولائی ۱۹۷۵ء کو موضع سانگرہ نزد کھڈیاں خاص تحصیل قصور میں بعمر تقریباً چھیاسی سال وفات پا گئے ہیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم کا جنازہ ان کے بیٹے مکرم چوہدری عبدالمنان صاحب اسی دن بذریعہ ٹرک ربوہ لے آئے۔ اگلے دن مورخہ ۲ جولائی کو صبح ساڑھے دس بجے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔

مرحوم چونکہ موصی تھے اس لئے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرمی چوہدری اللہ بخش صاحب صدر محلہ دارالصدر شمالی ربوہ نے دعا کرائی۔ مرحوم نے چار بیٹے اور تین بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ درجات سے نوازے اور ہم سب لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(مبشر احمد ابن مولوی تاج الدین صاحب لائل پوری سابق ناظم دارالقضاء ربوہ)

تقریب رخصتانہ

میری بچی عزیزہ امۃ الجمیل بی۔ اے۔ بی ایڈ کی تقریب رخصتانہ مورخہ ۲۴ جون کو بعد نماز مغرب منعقد ہوئی۔ تلاوت اور دعائیہ نظم کے بعد محترم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ نے مختصر خطاب کے بعد رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائی۔

عزیزہ کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے یکم جنوری ۱۹۷۵ء کو عزیزم عبدالسمیع خان ابن محترم میاں خدا بخش صاحب المعروف مومن جی (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) سے مسجد مبارک ربوہ میں بعوض بیس ہزار روپیہ حق مہر پڑھا تھا۔

عزیزہ بیرون ملک جا رہی ہے احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں دونوں کا حافظ و ناصر ہو اور یہ رشتہ ہر لحاظ سے جانبین کے لئے یمن و سعادت کا موجب ہو۔ (شیخ بشیر احمد آف کوئٹہ)

درخواستِ دعا

ہمیں چک جھمرہ سے آئے ایک سال سے زائد عرصہ ہو گیا ہے احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہماری پریشانیوں کو دور فرمائے اور بچے کے کاروبار میں برکت دے۔ (سید عبیداللہ چک جھمرہ حال ربوہ)

قائدین اضلاع! ضلع کی تمام مجالس کی وصولی کا جائزہ لیکر تدریجی بجٹ پورا فرمائیں۔ مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ سے طاقت حاصل کرنے کے لئے تسبیح و تحمید ضروری ہے

غلبۂ اسلام کے لئے جو جدّ و جہد کی جاتی ہے وہ ظلمت سے نور کی طرف لے جاتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے یکم ستمبر ۱۹۷۲ء کو خطبہ جمعہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

"جس شخص نے خدا تعالیٰ سے طاقت حاصل کرنی ہو اس کے لئے دو باتیں ضروری ہیں۔ ایک تسبیح کرنا اور دوسرا تحمید کرنا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ
بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ۔

شام اور صبح کو اللہ تعالیٰ کی تسبیح بھی کرتے رہو اور حمد بھی کرتے رہو۔ ہمارا بھی یہی محاورہ ہے اور دوسرے ملکوں کا بھی یہی محاورہ ہے کہ جب اس قسم کا مفہوم ادا کرنا ہو تو ہم کہتے ہیں صبح و شام ایسا ہوتا ہے۔ اس آیت میں یہ ترتیب بدل دی گئی ہے۔ فرمایا تم اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرو۔ بالعشیّ والابکار۔ شام کے وقت بھی اور صبح کے وقت بھی۔ دراصل اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلامی مجاہدہ یعنی غلبۂ اسلام کے لئے جو جدّ و جہد کی جاتی ہے اس کی حرکت اندھیروں سے روشنی کی طرف تھی۔ روشنی سے اندھیروں کی طرف نہیں تھی۔ اس میں ایک لطیف اشارہ پایا جاتا ہے۔ ایک تو وہ رات ہے جو سورج کے غروب ہونے پر دھندلکے سے شروع ہوتی ہے اور ایک اس وقت کی رات ہے جس وقت مسلمانوں کو روشنی نظر نہیں آرہی تھی۔ ان کو تکالیف کا سامنا تھا۔ ان پر ظلم و ستم ہو رہے تھے۔ کفر نے ان کی ترقی کے راستے میں روکیں پیدا کی ہوئی تھیں۔

پس اسلام کے غلبہ کے لئے مسلمانوں کی جدّ و جہد نشأۃ اولیٰ میں بھی ظلمت سے نور کی طرف تھی۔ اور نشأۃ ثانیہ میں بھی ظلمت سے نور کی طرف ہے۔ اس لئے العشی پہلے کہا گیا ہے اور الابکار بعد میں کہا گیا ہے۔ آیت کے اس حصے میں اس طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ اگر تمہاری یہ حرکت قائم رہے تو جس طرح مثلاً زمین کی حرکت قائم رہتی ہے عشی کے بعد صبح کا آنا یقینی ہے اسی طرح اگر تمہاری جدّ و جہد اور تمہاری قربانیاں اور ایثار بھی قائم رہے گا تو جس طرح رات کے اندھیروں کے بعد صبح صادق کا طلوع یقینی ہے اسی طرح تمہاری تکالیف کے بعد تمہاری کامیابی اور غلبۂ اسلام بھی یقینی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے ہمیں یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس کی تسبیح و تحمید کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ سے زیادہ طاقت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں اور کامل اور قوی فطرت کے ساتھ اپنی مجاہدانہ ذمہ داریوں کو ادا کریں اور دلائل قاطعہ اور آسمانی نشانوں کے زبردست ہتھیاروں کے ساتھ اپنی مجاہدانہ زندگیوں کو لیس کر کے اور طاقتور بنا کر ہم اسلام کی اس جنگ میں کامیاب ہوں اور وہ دن جلد آجائے جب اس نشأۃ ثانیہ میں بھی اسلام ساری دنیا پر غالب آجائے۔ ادیانِ باطلہ بھی باطل کو چھوڑ کر حق کو قبول کرنے لگ جائیں اور وہ بھی جو اپنی غفلتوں کے نتیجہ میں اور اپنے غرور کی وجہ سے اپنے ربِّ عظیم کو بھول چکے ہیں خدائے قادرِ مطلق کی طرف لَوٹ آئیں۔"

(روزنامہ الفضل ۲۴ر جولائی ۱۹۷۲ء)

ماہنامہ "خالد" ہر مجلس میں جانا ضروری ہے۔ قیمت سالانہ ۱۰/- روپے۔ (مینجر "خالد" ربوہ)

جماعت احمدیہ کی تبلیغی خدمات سے روشناس کرانے کیلئے جامع دستاویز

مجلس نصرت جہاں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورۂ مغربی افریقہ ۱۹۷۰ء کی یادگار کے طور پر خوبصورت اور رنگا رنگ تصاویر سے مزیّن رسالہ بزبانِ انگریزی "افریقہ سپیکس" (AFRICA SPEAKS) شائع کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت مقبول ہو رہا ہے اور اپنوں کے علاوہ بیگانے بھی اسے شوق سے لیتے اور مطالعہ کرتے ہیں۔

غیر از جماعت دوستوں کو جماعت احمدیہ کی مغربی افریقہ میں خدمات اور جماعت کی کامیابی سے روشناس کرانے کے لئے یہ ایک جامع دستاویز ہے۔ دوسرے احباب جماعت کے علاوہ ہمارے مبلغین کرام بھی بیرونی ممالک میں اسے اپنے زیر تبلیغ افراد کو پیش کرتے ہیں اور اس کے بہت عمدہ نتائج خدا تعالیٰ کے فضل سے پیدا ہو رہے ہیں۔ چنانچہ مکرم مولوی عطاء المجیب صاحب راشد مبلغ جاپان حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے نام اپنے خط میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"سیدی! مؤرخہ ۱۴ر مئی ۱۹۷۵ء کو اس عاجز کو جاپان میں آسٹریا کے سفیر ہز ایکسیلنسی MR. REGINAL THOMAS سے ملاقات کرنے کا موقع ملا۔ یہ جماعت احمدیہ اور ربوہ کے نام سے واقف تھے۔ خاکسار نے قرآن مجید کا ایک نسخہ سفیر مذکور کی خدمت میں پیش کیا نیز احمدیہ لٹریچر بھی دیا۔

ان کتب میں حضور کے دورۂ افریقہ کی کتاب AFRICA SPEAKS بھی تھی۔ جس کو دیکھ کر اور جماعت کی وسعت اور عظمت کا اندازہ کر کے وہ بے حد متاثر ہوئے۔"

جو احباب جماعت یہ مفید اور معلوماتی رسالہ حاصل کرنا چاہیں وہ دفتر مجلس نصرت جہاں سے چار روپے میں حاصل کر سکتے ہیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ احاطہ مسجد مبارک ربوہ)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا انیسواں سالانہ اجتماع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا انیسواں سالانہ اجتماع

مؤرخہ ۳۱ر اخاء/ اکتوبر۔ یکم و ۲ر نبوت/ نومبر ۱۳۵۴ ہش ۱۹۷۵ء

بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار۔ ربوہ میں منعقد ہوگا۔

تمام مجالس سے درخواست ہے کہ وہ اس اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

محترم ڈاکٹر منیر احمد صاحب نذیر کی والدہ صاحبہ کچھ دنوں سے بیمار ہیں اور لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار
عبد الکریم دار الرحمت شرقی
ربوہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

قائدین خدام و اطفال کے حل شدہ پرچہ جات جلد بھجوا دیں۔ (مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)